

یہ کہانی نہیں حقیقت ہے ان سب کی جو آنکھیں بند کر کے اپنا سب سے قیمتی خزانہ اس شخص کو سونپ دیتے ہیں جسے وہ جانتے تک نہیں۔
یہ کہانی ہے ہر گھر میں موجود ایک دیو کی، ایک ایسا دیو جو شہزادے کا روپ دھارتا ہے تو دیکھنے والوں کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتا ہے۔
وہ سمجھتے ہیں ہر چمکتی ہوئی چیز ہیرا ہے۔

دیو اور پری

سارہ عمر

شہزادہ اسے بادلوں کی سیر کرتا محل کا ایک ایک کمرہ دکھاتا اور باغوں میں گھماتا کئی ہفتے اسی طرح گزر گئے آخر دیو اتنی دیر اپنی اصلیت کیسے چھپاتا ایک دن وہ پری سے بولا "تم اب محل کی ذمہ داریاں سنبھال لو جیسے کھانا بنانا صفائی ستھرائی! پری پریشان ہوئی اور بولی "تم مجھے کام والی بنا کر لائے ہو؟"

دیو شہزادہ بولا: مجھے باورچی کے ہاتھ کے کھانے نہیں پسند تم دل سے بنا دو گی تو اچھا لگے گا لیکن مجھے کچھ بنانا نہیں آتا اور پھر شادی بھی اتنی سی عمر میں ہو گئی: پری بولی کوئی بات نہیں تم باورچی سے سیکھ لو: دیو شہزادے نے کہا

پری ماں گئی باورچی محل کا ایک ملازم تھا وہ ایک جن تھا لیکن اس نے اپنی اصلیت نہیں بتائی باورچی نے اسے بتایا: پری بی بی شہزادے بہت خنجرے کرتے ہیں ان کی پسند کا کھانا بنانا آسان کام نہیں پری کو لگا باورچی اپنی اہمیت جتا رہا ہے کچھ نئی نئی شادی کا نشہ اور کچھ اپنے حسن کا غرور تھا وہ کھانا

گرویدہ ہو چکی تھی لیکن مشرقی شرم و حیا کے باعث بول نہ سکتی تھی دل میں مستقبل کے خواب سجائے وہ خاموشی سے اپنے سپنوں کے راجا کے ساتھ رخصت ہو گئی

اس کے ماں باپ بہت خوش تھے کہ اتنا دور دیس کا ہاسی خوبصورت اور دولت مند شہزادہ ان کی بیٹی کو بیٹنے آیا

اور شہزادے نے پری کو گھوڑے پر بٹھایا اور گھوڑا ہوا سے باتیں کرنے لگا پری کو محسوس ہوا کہ سچ سچ گھوڑا اڑتا ہوا آسمان کی طرف جا رہا ہے اور پھر وہ بادلوں میں گم ہو گیا شہزادہ اسے اپنے محل میں لے آیا

"میں زمین پر سیر کرنے گیا تھا جب میں نے تمہیں دیکھا اور مجھے لگا تمہارے بغیر میری زندگی نامکمل ہے اب یہ تمہارا گھر ہے تم نے اسے مکمل کر دیا"

پری گھبراتی ہے "تو کیا اب میں اپنے ماں باپ سے نہیں مل سکوں گی؟"

نہیں نہیں اب ایسا بھی نہیں لیکن اس کے لیے تمہیں کچھ سال انتظار کرنا پڑے گا کیونکہ بار بار زمین پر جانے کی اجازت نہیں مل سکتی!

اب کیا کرتی شادی تو ہو گئی تھی

دیو اور پری

بہت زمانے پہلے کی بات ہے ایک دیو کا ایک بستی سے گزر ہوا اس کی نظر ایک گھر کے باغ میں کھڑی خوبصورت لڑکی پر پڑی لڑکی کیا تھی پری تھی شہزادوں کی سی آن بان والی۔ دیو نے اسے حاصل کرنے کا فیصلہ کیا وہ ایک شہزادے کے روپ میں گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے گھر جا پہنچا دروازے پر جا کر دستک دی اور بولا شہزادہ راستہ بھول بیٹھا ہے مسافر ہے کیا پناہ مل سکتی ہے؟

شہزادی جیسی لڑکی اور اس کے ماں باپ اس کا رنگ و روپ شان و شوکت دیکھ کر دنگ رہ گئے انہوں نے اسے گھر آنے کی اجازت دے دی وہ ان کے گھر آیا اور انہیں کا ہو کر رہ گیا کچھ دنوں میں لڑکی کے گھر والوں کو ہنس باغ دکھا کر اور اپنی دولت کے قصوں سے ایسا مرعوب کیا کہ وہ اپنی بیٹی دینے پر راضی ہو گئے

اس لڑکی کا نام بھی پری تھا جو لگتی بھی پریوں جیسی تھی وہ تو خود دل و جان سے شہزادے کی

بنانے کی کوششیں کرتی رہی باورچی اسے سکھاتا رہا سارے مصالحے اس نے اپنے ہاتھ سے ڈالے کھانا میز پر لگایا گیا کھانا چکھتے ہی اس کے غیض و غضب کی انتہا نہ رہی کیا بے ہودہ کھانا ہے یہ اتنی مرچ اتنا نمک! وہ شیر کی طرح دھاڑا اسی وقت اس کا شہزادے والا روپ ختم ہو گیا پری ڈر کر اوپر بھاگی دروازہ اندر سے بند کر لیا

وہ رونے لگتی ہے روتے روتے اسے کمرے کی ایک واحد کھڑکی کے پاس آئی آنسو قطار در قطار بہہ رہے ہیں

نہنے نہنے موتیوں نے پانی کی شکل اختیار کر لی بالکل زور سے کڑکے اور بارش برسنے لگی وہ مسلسل رو رہی تھی اس کا دل ٹوٹا تھا کہاں وہ کاش کی طرح نازک اور کہاں وہ ظالم دھاڑتا ہوا دیو اوپر سے اس کے کھانے کی برائی ایسا سلوک کبھی گھر میں تو نہ ہوا تھا اس کے ساتھ

اس کا دھیان دیو سے ہٹ کر ماں باپ کی طرف چلا گیا پتہ نہیں کس حال میں ہوں گے وہ موسلا دھار بارش ہو رہی تھی کتنے عرصے بعد بارش ہوئی تھی پری کی ماں نے کھڑکی سے ہاتھ نکال کر

ہوا کہ بیٹی کے نصیب سے تو ہر ماں باپ کو ڈر لگتا
ہی ہے دیو نے بیٹی کو چوما اور بولا "میری پریشہ"

پری حیران ہوئی کہ وہ کیسے مجھ سے مشورہ کیے بغیر
یوں نام رکھ سکتا ہے میری بیٹی کا جتنی تکلیف اور
درد اس نے برداشت کیا اس کا اتنا حق تو تھا کہ

اس سے پوچھا جانا
پریشہ بڑی ہوتی گئی دیو کو اپنی بیٹی سے بہت پیار
تھا اس کی طرف سے وہ ذرا سی بھی کوتاہی یا غلطی
برداشت نہ کرتا فوراً پری کو ڈانٹ دیتا۔

ایک دن پری نے پرانے باورچی سے چپکے سے پوچھا
بھائی! دیو کی جان کس میں ہے؟

اس نے بتایا کہ: دیو کی جان اس کے ماں باپ یا
اولاد میں ہوتی ہے! اب اس کے ماں باپ تو ہیں
نہیں اس لیے اس کی ساری جان اس کی بیٹی میں
ہے

پری کو یہ جان کر بہت دکھ ہوا کیونکہ اس کی تو
اپنی جان اپنی بیٹی میں ہے وہ اسے کیسے مار سکتی
تھی؟

اس لیے اس نے غلامی کی زنجیروں کو قبول کر لیا
پھر دیو کو اس پر رحم آ ہی گیا اس نے پری کو کچھ
دنوں کے لیے زمین پر جانے کی اجازت دے دی

دنوں کے لیے زمین پر جانے کی اجازت دے دی
پری اپنی بیٹی اور قیمتی تحفوں کے ساتھ ماں باپ
کے گھر جا پہنچی۔

وہ لمحہ تماشاً خوش تھے رسمی دعا سلام کے بعد
انہوں نے پری سے پوچھا کیا وہ خوش ہے؟
اس نے لبوں پر مسکراہٹ سجا کر کہا "جی امی ابو
میں بہت خوش ہوں"

میرے شوہر بھی بہت اچھے ہیں ہم دونوں سے
بہت پیار کرتے ہیں

یہ سن کر ان دونوں کے دل میں اطمینان اتر جاتا
ہے

دیکھیں میں نے کہا تھا نا پری اور دوسری لڑکیوں
میں کوئی فرق نہیں۔

اور یہ کہانی ہے ہر گھر میں موجود ایک دیو کی۔
ایک ایسے دیو کی جو جب شہزادے کے روپ میں
آتا ہے تو سب کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتا ہے سب
سمجھتے ہیں چمکتی ہوئی چیز ہیرا ہے ایک ایسا دیو جو

اپنی چمکری چیزیں باتوں میں سب کو پھانس لیتا ہے
حالانکہ اتنے سالوں کا تجربہ رکھنے والے بزرگ بھی
اس کی مکاری کو بھانپ نہیں سکتے وہ تب تک چین
سے نہیں بیٹھتا جب تک پری کو حاصل نہ کر لے
کچھ وقت گزرنے کے بعد وہ اپنی اصلیت میں

واپس آ جاتا ہے ایک ایسا دیو جو پری کو اس کے
ماں باپ سے ملنے نہیں دیتا اسے ان سے دور رکھتا
ہے اور سوچتا ہے کہ اب یہ میری ہے میں چاہے
جو مرضی سلوک کروں نکاح کے بعد تمام حقوق

مجھے حاصل ہیں اپنے ارد گرد نظر دوڑائیں آپ کو
کتنے ہی ایسے دیو اور پریاں ملیں گی اور ایسے ماں
باپ بھی ہر پری ایک دیو کی قید میں ہے فرار کے
لئے کوشش کرتی ہے لیکن پھر تھک جا کر وہیں
بیٹھ جاتی ہے

دیو اور پری کی کہانی یہیں ختم نہیں ہوتی یہ تو
ساری عمریوں ہی چلتی رہے گی۔

کئی ہفتوں بعد پری کو پتہ چلا وہ ماں بننے والی ہے
اس خبر نے دیو کو پھر پہلے جیسا کر دیا محل میں
چراغاں کیا گیا دیو اس کا خیال رکھتا پھل لاتا پری

کے ساتھ کاموں میں ہاتھ بٹانے لگا لیکن آخر کب
تک؟ کچھ دن کا نشہ کچھ دن کا خمار کچھ ہی دنوں
میں اتر گیا پری جو آسمان پر تھی زمین پر آگری نو
ماہ پہلے ہی بہت زیادہ تھے کوئی اتنے دن خود پر

کیسے خول چڑھا کر رکھ سکتا ہے یوں ان کے
درمیان اکثر لڑائیاں ہونے لگیں وہ کبھی تنگ آ کر
کہتی کیا یہ صرف میرا بچہ ہے؟ اس کے باپ کا
اس سے کوئی تعلق نہیں؟ لیکن قدرت نے قربانی
صرف عورت کے لیے ہی لکھی ہے

پری سارا دن کام بھی کرتی پیچے کو بھی سوچتی اور
اسے اپنے ماں باپ رشتے دار سہیلیاں بہت یاد آتی
تھیں

یوں دن گزرتے گئے اور وہ ایک بیٹی کی ماں بن
گئی

پری کو اس وقت اپنی ماں یاد آ رہی تھی کہ کیسے
اس نے تکلیفوں سے گزر کر مجھے جنم دیا ہوگا پری
کو جہاں اپنی بیٹی دیکھ کر خوشی ہوئی وہیں دکھ بھی
ہوا کہ بیٹی کے نصیب سے تو ہر ماں باپ کو ڈر لگتا

چند قطرے اپنی منہمی میں سمیٹے تو محسوس ہوا جیسے
یہ بارش نہیں پری کے آنسو ہیں وہ بے قرار ہو
گئیں وہ پریشانی میں پری کے بابا سے بولیں: کتنے
دن ہوئے پری کو گئے ہوئے کوئی خیر خبر نہیں
ملی؟ کیا تم اس کا پتہ جانتے ہو؟

ادھر پری کا باپ اپنی کم عقلی پر حیران ہوا کہ
انہوں نے اس شہزادے کا پتہ معلوم کیوں نہ کیا
اور ایک انجان شخص کے ساتھ بیٹی کو رخصت کر
دیا پتہ نہیں وہ کس حال میں ہوگی؟

دونوں ماں باپ مضطرب اور بے چین ہو گئے

پری نے آہستہ آہستہ حالات کے ساتھ سمجھوتہ کر
لیا تھا وہ سارے کام کرتی کھانا بناتی صفائی کرتی
برتن کپڑے سب کام وہی کرتی تھی حالانکہ دیو

چاہتا تو اسے کوئی کام نہ کرنے دیتا لیکن وہ چاہتا تھا
کہ وہ کاموں میں اتنی مصروف رہے کہ ماں باپ
کو یاد نہ کرے

یہ کہانی نہیں بلکہ ہر لڑکی کی زندگی کی داستان ہے
وہ ماں باپ جو بیٹی کو پھولوں کی طرح رکھتے ہیں
اس پر کوئی بوجھ نہیں ڈالتے ہر لڑکی اپنے خوابوں
میں کسی شہزادے کو سوچتی ہے کہ وہ آئے گا اور
اسے لے جائے گا

اور وہ ہنسی خوشی زندگی گزاریں گے اس کے
چھوٹے چھوٹے سنے کہ ہمیشہ اس کی تعریف ہوگی
اس کا شوہر اس کے ساتھ ہمیشہ باوقار رہے گا ہر
اس لڑکی کی کہانی جو اس بات پر سمجھوتہ کر لیتی
ہے کہ اب شادی تو ہو ہی گئی ہے

یہ کہانی نہیں حقیقت ہے ہر اس ماں باپ کی جو
اپنا قیمتی خزانہ کسی انجان شخص کے سپرد کر دیتے
ہیں

ہر ان ماں باپ کی جو آنے والے کو اپنی طرح ہی
شریف سمجھتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ یہ بھی ہماری
بیٹی سے ویسا سلوک کرے گا جیسے ہم کرتے تھے

ہر اس ماں باپ کی جو بیٹی کو مل نہیں سکتے ہر اس
ماں باپ کی جو بیٹی کی حالت سدھارنے کے قابل
نہیں ہر اس ماں باپ کی جو زندگی بھر ایک غلطی
پر شرمندہ ہوتے ہیں ہر اس ماں باپ کی جن کا
ایک غلط فیصلہ بیٹی کی زندگی کا روگ بن جاتا ہے

اس کہانی سے ہم سب کو یہ سبق ملتا ہے کہ